Digitized by Khilafat Library Rabwah


بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

[illegible] نمبر ۲۵

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

| | | |
|---|---|---|
| جلد ۶۳/۲۸ | ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ یکم اخاء ۱۳۵۳ہش یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۲۵ |


ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# روزِ ازل ہی سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معصوم بنایا تھا

## آپؐ کا روزِ ازل ہی سے معصوم ہونا آپؐ کی فطرتِ سلیم اور عصمت کی ایک خاص دلیل ہے

(۱) "جہاں قوّتِ ایمانی ہو وہاں معاصی ٹھہر ہی نہیں سکتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگی کی طرف دیکھا جاوے کہ انہوں نے حرمت کی آیت نازل ہونے کے بعد کیسی شراب چھوڑ دی ... حکمِ حرمت کے دن شہر کی گلیوں میں ٹخنوں تک بہہ نکلی مگر یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسی اور تاثیر کا نتیجہ تھا کہ صحابہؓ کے ایمان ایسے قوی ہو گئے تھے کہ شراب بھی جس کا وہ لوگ پانی کی جگہ استعمال کرتے تھے شرک کی طرح ایسی نابود ہوئی کہ پھر عود نہ کر سکی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے کیا معصوم رکھا تھا کہ باوجودیکہ آپؐ کے تمام رشتہ دار اور اقرباء اور یہ قوم اس خبیث چیز کے استعمال میں مستغرق تھے اور آنحضرتؐ نے اپنی ابتدائی ۴۰ سالہ زندگی انہی لوگوں میں بسر کی تھی مگر کسی کا اثر آپؐ پر نہ ہوا۔ گویا روزِ ازل ہی سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو معصوم بنایا تھا اور یہ آپؐ کی فطرتِ سلیم کی اور عصمت کی ایک خاص دلیل ہے۔"

(الحکم ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء صـ۱)

(۲) " آپ (پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم) کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتی تھی۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء صـ۲)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

صعف کی شکایت ہے عام طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

## مومن قربانی میں بہت دلیر ہوتا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۵ دسمبر ۱۹۳۷ء میں فرمایا:-

"مومن قربانی میں بہت زیادہ دلیر ہوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے اپنے آپ کو فنا کر دیا اور مجھے عید اس جہان میں نہ ملی تو اگلے جہان میں مل جائے گی لیکن کافر سمجھتا ہے کہ اگر مجھے اس جہان میں عید نہ ملی تو پھر کہیں بھی نہیں ملے گی غرض یہ ایک بھاری سبق ہے جو رمضان سے حاصل ہوتا ہے۔ تمام مسلمان رمضان کے مہینہ میں روزے رکھتے ہیں مگر کئی ہیں جو روزوں میں ہی مر جاتے ہیں اور عید کو نہیں دیکھ سکتے۔ یہ مت خیال کرو کہ عید کے لئے کون روزے رکھتا ہے کیونکہ میں جب عید کا لفظ بولتا ہوں تو اس سے یہ کپڑوں اور کھانوں والی عید مراد نہیں ہوتی۔ اگر عید سے یہی عید مراد ہو تو کوئی اس عید کے لئے ایک دن کا بھی روزہ نہ رکھے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ظاہری عید وہ لوگ زیادہ مناتے ہیں جو روزے نہیں رکھتے۔ ہمارے ملک میں ایک مثل مشہور ہے جو دراصل ایسے ہی لوگوں کے متعلق ہے جو قربانی نہیں کرتے مگر انعام میں شامل ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کوئی لڑکی تھی جو روزے نہیں رکھتی تھی مگر سحری ضرور کھا لیا کرتی تھی۔ ایک دن اُس کی مالکہ نے اُسے کہا کہ تو خواہ مخواہ اپنی نیند کیوں خراب کرتی ہے۔ جب تُو روزہ نہیں رکھتی تو سحری کیوں کھاتی ہے۔ وہ کہنے لگی۔ بی بی نمازیں نہیں پڑھتی، روزہ میں نہیں رکھتی اب میں سحری بھی نہ کھاؤں تو کافر ہی ہو جاؤں۔ یہ ہے تو بظاہر ہنسی کی بات مگر حقیقتاً کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو رمضان کے روزے نہیں رکھتے، جو نمازیں نہیں پڑھتے مگر عید کے لئے سب سے پہلے پہنچ جاتے ہیں۔ گویا عملاً وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم روزے بھی نہیں رکھتے نمازیں بھی نہیں پڑھتے اب عید بھی نہ منائیں تو کافر ہی ہو جائیں۔ ان کے نزدیک ساری عبادت عید میں ہی ہے۔ پس روزہ دار اس عید کے لئے روزے نہیں رکھتا۔ روزہ دار جس عید کے لئے قربانی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام دُنیا میں قائم ہو جائے۔ روحانیت دُنیا میں قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں قائم ہو جائے۔" (خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صـ۱۹۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خطبہ جمعہ

## تمام احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے نفسانی جذبات کو فنا کر دیں اور کسی حال میں بھی اپنے آپکو طیش میں نہ آنے دیں!

## تواضع اور انکسار کو انتہاء تک پہنچا دیں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود رہیں

## کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی لطیف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ر تبوک ۱۳۵۳ھ ش (مطابق ۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پچھلے دنوں مجھے دوران سر کی شدید شکایت رہی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اب کافی آرام ہے کچھ تھوڑا سا بقایا اس کا رہ گیا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ بقیہ تکلیف کو بھی دور کرے۔

### ہمارا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اپنے اندر بڑے عمیق اور وسیع معانی رکھتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ خلقِ عالمین کا منبع اور سرچشمہ بھی یہی ہے۔ اس کے دو اجزاء ہیں۔ پہلا جزو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ جس کے معانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتا کر کہ محاورہ عرب اور لغتِ عربی کو سامنے رکھیں تو اس کے جو معنی ہمیں معلوم ہوتے ہیں وہ چار ہیں۔ ایک یہ کہ سوائے اللہ کے اور کوئی انسان کا مطلوب نہیں۔ دوسرے یہ کہ بجز اللہ کے کوئی اور ہمارا محبوب نہیں اور تیسرے یہ کہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی اور معبود نہیں اور چوتھے یہ کہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی مُطاع نہیں ہے۔

مُطاع کے معنوں کو اگر ہم ذہن میں رکھیں تو دوسرا جزو سامنے آجاتا ہے ' مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اگر انسان نے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننا ہو اور اس کے لئے اس نے کوشش کرنی ہو تو فرمانِ الٰہی اس کو معلوم ہونا چاہیئے اور جب ہم فرمان کو معلوم کرنے کی کوشش کریں تو فرمان لانے والے کا ہمیں پتہ لگتا ہے۔ اور نوعِ انسانی کی زندگی کے آخر میں وہ کامل ہدایت لانے والا

### خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آیا تو فرمان لانے والے آج دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فرمان کی حقیقت کو پہچاننے اور اس کے مطابق زندگی کو گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ فرمان لانے والا اپنی اُمت کے لئے اُسوہ بنے پس بطور رسول کے اور بطور اُسوہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے تا اللہ تعالیٰ جو صرف وہی مُطاع ہے اُس کی فرمانبرداری صحیح معنوں میں ہو سکے۔ یہ اس وسیع مضمون کا خلاصہ ہے۔

جب ہم ان چار باتوں کی طرف دیکھتے ہیں جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی پہلے حصہ میں پائی جاتی ہیں تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ سوائے اللہ کے انسان کا کوئی مطلوب نہیں ہے۔ اُسی کو ہم نے طلب کرنا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ معرفت حاصل ہو۔ ہم پہچانیں کہ اللہ کسے کہتے ہیں؟ کس ہستی کو اسلام نے اللہ کہا ہے؟ معرفتِ باری کا پایا جانا اور اس کی تلاش کرنا یہ مطلوب کے مفہوم میں پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن عظیم میں اپنا تعارف یوں کروایا ہے اور اپنی معرفت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ کہا کہ اللہ وہ ذات ہے کہ جو

### تمام صفاتِ حسنہ سے متصف

ہے اور جو تمام نقائص اور کمزوریوں سے منزہ ہے۔ کوئی کمزوری یا نقص اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا اور ہر وہ خوبی جو ایک فطرتِ صحیحہ کے نزدیک ایک کامل ہستی کے اندر پائی جاتی متصور ہو سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ میں پائی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت ہے اور معرفت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جب تک انسان کسی کے حُسن و احسان سے واقف نہ ہو' اُس کا عرفان نہ رکھے اُس وقت تک محبت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ مجازی محبت پیدا نہیں ہو سکتی تو جو حقیقی ہے وہ کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟

پس محبت کے لئے معرفت کا پایا جانا ضروری ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمیں بتاتا ہے کہ انسان کا مطلوب سوائے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا اس واسطے انسان کے لئے فرض ہے کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## خداتعالیٰ کی ہستی کا عرفان

رکھے۔ اُس کی معرفت حاصل کرے اُس کو جانے پہچانے۔ علم رکھے کہ وہ ہے کیا
اُن صفات کی مالک وہ ہستی ہے) اور جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمارے
سامنے اللہ کی عظمت، اُس کا جلال، اُس کی کبریائی، اُس کا حُسن، اور اُس
کا احسان آتا ہے وہ عظیم ہستی ہے جب انسان کے دماغ میں اُس کا صحیح تصور
آئے تو انسان کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ محبت کا ایک سمندر اس کے اندر
موجزن ہوتا ہے۔

اور دوسری بات لا الٰہ الا اللہ میں یہ ہے جو معرفت کے بعد پیدا ہوتی
ہے کہ سوائے اللہ کے ہمارا محبوب کوئی نہیں۔ محبت دو باتوں کا تقاضا کرتی
ہے ایک تقاضا ہے محبت کا اس خوف کا پیدا ہو جانا کہ ہمارا محبوب ہم سے کہیں
ناراض نہ ہو جائے اس کو اسلام کی زبان میں خشیت اللہ کہتے ہیں۔ خشیت
وہ خوف نہیں جو ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے
خشیت وہ جذبہ ہے جو اللہ، اُس عظیم ہستی کے جلال کو دیکھ کر اور اس کے
حُسن کا گرویدہ ہو کر اور اُس کے احسان تلے پس کر اس احساس کے ساتھ کہ
اتنے احسانات ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں اُس کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یہ خوف
پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ عظیم اور صاحب جلال و اقتدار ہستی ہم سے ناراض نہ ہو
جائے اور اس کے نتیجہ میں ہم اس کی محبت کو کھو بیٹھیں۔ اور اپنی اس کوشش
میں کہ ہم اُس کی رضا کو حاصل کریں ناکام ہو جائیں۔ یہ ہے خشیت جو اللہ تعالیٰ
کی پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ میری معرفت
کے حصول کے بعد جب تم محبت کے میدانوں میں داخل ہو گے۔

## فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي

اُس وقت یہ یاد رکھنا کہ صرف میری ہی ذات وہ صاحب جلال ذات
ہے کہ جس کے متعلق جذبۂ خشیت انسان کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے کسی
اور ہستی میں نہ وہ جلال ہے نہ وہ عظمت نہ اُس کا وہ حُسن نہ اُس
کا وہ احسان کہ انسان کے دل میں اس کے لئے خشیت پیدا ہو۔ ایک
جابر اور ظالم بادشاہ کے لئے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے خشیت
نہیں پیدا ہوتی۔ یعنی دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں اس کے
ظلم کا نشانہ ہم نہ بن جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو ظالم اور جابر نہیں
وہ تو رحیم اور رحمان ہے ہم کچھ بھی نہیں کرتے تب بھی وہ ہمیں اپنی
عطا سے نوازتا ہے۔ وہ رحمان ہے اور جب ہم اُس کے حضور
کچھ پیش کرتے ہیں تو وہ کمالِ رحیمیت کی وجہ سے نہ ہمارے
کسی حق کے نتیجہ میں ہمارے اعمال کو قبول کرتا اور بہتر جزا ہمیں
دیتا ہے اور انسان کے دل میں یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ اُس
کے کسی گناہ کے نتیجہ میں اُس کی کسی کمزوری کی وجہ سے وہ عظیم
حُسن و احسان کا مالک ہم سے ناراض نہ ہو جائے اور اس کی محبت
اور اُس کی رضا سے ہم محروم نہ ہو جائیں۔ پس

### محبت کا ایک پہلو

تو خشیت کا ہے یعنی ہر وقت انسان لرزاں و ترساں رہے
کہ کسی گناہ اور کمزوری کے نتیجہ میں کہیں ہمارا رب کریم ہم سے ناراض نہ ہو
جائے اور محبت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان پورے عزم کے ساتھ ان
اعمال کے بجا لانے کی کوشش کرتا رہے کہ جن کے متعلق قرآن کریم نے کہا
ہے کہ اُن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے پیار اور رضا کو تم حاصل کر سکتے
ہو۔ یہ دوسرا پہلو ہے ایک یہ کہ اُس کی ناراضگی کہیں مول لینے والے
نہ بن جائیں اور دوسرے یہ کہ اُس کی رضا اور اُس کی محبت کو حاصل
کرنے والے ہم بنیں ورنہ یکطرفہ اور ناقص محبت جس کے نتیجہ میں محبوب
کے دل میں مُحِبّ کی محبت پیدا نہیں ہوتی لایعنی چیز ہے اور یہاں یہ
سوال نہیں کہ جس سے انسان فطرتاً پیار کرتا ہے وہ اس سے پیار
کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ یہ نہیں اُس نے تو اپنے پیار کے لئے انسان
کو پیدا کیا۔ یہاں

### سوال یہ ہے

کہ جو انسان سے پیار کرنا چاہتا ہے اور انسان جس کے پیار کو فطرتاً
حاصل کرنے کا خواہش مند ہے کہیں وہی انسان اپنی کوتاہی یا غفلت
یا گناہ یا اباء اور استکبار کے نتیجہ میں اپنے پیارے کو ناراض نہ کرلے
اور اُس سے دُوری کے سامان نہ پیدا ہو جائیں اور جو محبت اُس سے
ملنی چاہیئے جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے جس کی اُس نے بشارت دی ہے
اُس سے ہم کہیں محروم نہ ہو جائیں۔ پس "سوائے اللہ کے اور کوئی
معبود نہیں" کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کے متعلق ہمارے دل میں
خشیت کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ انسان جب خدا کا ہو جائے تو پھر دُنیا کی
طاقتیں اُسے مرعوب نہیں کیا کرتیں اور جو شخص یہ کہے کہ میں دُنیا کی
طاقتوں سے مرعوب ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ اعلان کر رہا ہے
کہ میرا خدا کے ساتھ واسطہ کوئی نہیں۔ ورنہ آدمؑ سے لے کر معرفت
حاصل کرنے والوں نے خدا تعالیٰ کے پیار کے سمندر اپنے دلوں اور سینوں
میں موجزن کئے اور سوائے

### خدا تعالیٰ کی خشیت

کے اور کوئی خوف اور خشیت تھی ہی نہیں اُن کے دلوں میں۔ یہ جو خشیت
اللہ ہے یہ غیر اللہ کے خوف کو ہٹا دیتی ہے۔ اللہ سے یہ ڈر کہ کہیں وہ
ناراض نہ ہو جائے وہ ہر دوسرے کے خوف کو دل سے نکال دیتا ہے
کیونکہ مثلاً ایک جابر بادشاہ کا یہ خوف ہو گا کہ کہیں ہم پر وہ ظلم نہ
نہ کرے۔ اور اس لئے خدا سے منہ موڑ کر کوئی جاہل انسان اُس
ظالم کے ظلم سے بچنے کے لئے اُس کو خوشامد کر سکتا ہے مگر ایک مومن
اور خدا کا عارف بندہ خوشامد نہیں کر سکتا۔ بڑی دیر کی بات ہے۔ شاید
سات آٹھ سال گذر گئے غالباً ۱۹۶۶ء ۱۹۶۷ء کی بات ہے ایک موقعہ پر
مجھے حاکم وقت سے ملنا تھا تو مجھے بڑے زور سے اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ
أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔
اور یہ میرے لئے عنوان تھا۔ ہدایت تھی کہ اس رنگ میں جا کر باتیں کرنی
ہیں۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کمزوری سے بچانے کے لئے وقت
سے پہلے ہی راہ بتا دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم احمدی یہ دعوے کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک محبوب، روحانی فرزند کی بیعت میں آکر ہم نے اللہ تعالےٰ کی معرفت اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں حاصل کی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

## ہم یہ دعوے کرتے ہیں

اور اس کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم پورے اور کامل طور پر اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کو پہچانتے ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو گذارتے ہیں۔ (اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں جو میں آپ کو بتا رہا ہوں۔) ایک احمدی کا دل ہے۔ اُس کے اندر سوائے خدا کی خشیت کے اور کسی کی نہ خشیت (پیدا) ہو سکتی ہے کیونکہ اُس جیسا کوئی نہ حسن رکھتا ہے نہ احسان کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور نہ کسی اور کا خوف پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ اُس کی عظمت اور اس کے جلال کو دیکھنے کے بعد دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں خدا کے ایک عارف بندے کو کیڑے کی مانند نظر آتی ہیں۔ اور

## محبت و رضائے الٰہی

کے لئے ہی تو یہ جماعت اور اس کے افراد اس قدر قربانی دے رہے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور پھر یہ جماعت خدا تعالےٰ کے پیار کو بھی حاصل کرتی ہے۔

اب پریشانی کے حالات پیدا ہوئے اور کچھ تجارت پیشہ لوگوں کو بھی پریشانی اٹھانی پڑی لیکن اس کا ردعمل یہ نہیں ہوا کہ کسی ایک نے بھی جماعت کو یہ کہا ہو کہ ہمارے چندے معاف کر دو۔ یا کم کر دو۔ بلکہ تو ہمارے علم میں ہے کہ بعضوں نے یہ کہا کہ اس وقت قربانی کا وقت ہے ہم ماہ بماہ چندہ دینے کی بجائے آئندہ پانچ چھ مہینوں کا بھی اکٹھا چندہ دے دیتے ہیں اور انہوں نے دیا تو جماعت احمدیہ جو ہے وہ کس غرض کے لئے زندہ ہے؟

## آپ سوچا کریں

کہ کیوں آپ نے مہدی معہود کو قبول کیا؟ کوئی مقصد ہونا چاہیئے ساری دُنیا کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں تک کی گالیاں سننے کیلئے تیار ہو گئے اور آپ نے مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیدیا۔ پس ایک ہی چیز ہے کہ مہدی معہود کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالےٰ کو پہچانا اور مہدی معہود کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسین وعدہ ہمارے کانوں میں پڑا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے اور اس کا منصوبہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرے ایک عام دنیوی عقل اس کو قبول نہیں کرتی عقلاً یہ انہونی بات ہے یہ کیسے ہو جائے گا۔ دُنیا نے ایٹم بم بنا لئے۔ یہ کر لیا، وہ کر لیا۔ چاند پر کمند ڈال لی۔ دوسرے ستاروں کی طرف اُس کی نگاہیں اُٹھی ہوئی ہیں اور تم یہ کہتے ہو کہ خدا نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ

## اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا

سلف صالحین اور پہلے جو صلحاء اور اولیاء اُمت میں گذرے ہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ زمانہ مہدی کا زمانہ ہے وہ زمانہ آگیا۔ ہم نے مہدی کو پہچانا اور اس کو قبول کیا۔ ہم قربانی دیتے ہیں اللہ تعالےٰ کی محبت کی خاطر اُس کی خشیت کے باعث۔ وہ تو ہمیں یہ کہتا ہے کہ میں نے دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے پھر بھی ہم سستی دکھائیں اور اس کو ناراض کر لیں۔ اور وہ تو یہ کہتا ہے کہ میں نے اس زمانہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا گھر گھر گاڑ دینا ہے۔ اور تمہارے ذریعہ سے، ناچیز ذرّوں کے ذریعہ سے اپنی قدرت کے جلوے دُنیا کو دکھانے کی خاطر۔ اور ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کی ہمیں ضرورت نہیں سست ہو جائیں گے غفلت کریں گے۔ لیکن احمدی تو یہ نہیں کہتے۔ ایک ایسی جماعت خدا تعالےٰ نے پیدا کر دی ہے کہ اسے دُنیا پہچان ہی نہیں رہی کہ کس خمیر سے یہ بنی ہے۔ اور خمیر وہی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔

## ایک احمدی کی فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں

خدا نے کہا کہ میں دُنیا میں اسلام کو غالب کرونگا اور ہم اپنی جانیں تو دے سکتے ہیں مگر اس عقیدہ سے ہٹ نہیں سکتے کہ خدا تعالےٰ نے یہ کہا ہے اور یہ بات پوری ہو کر رہے گی۔ یہ تو ہو کر رہے گی اور احمدی اس حقیقت کو جانتا ہے اور خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے وہ اس کے تمام احکام کی پابندی کرنے والا ہے۔

تیسری چیز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں، اور تیسرے معنی اسکے یہ ہیں کہ سوائے اللہ کے میرا کوئی معبود نہیں۔ دنیا میں۔ عالمین میں کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی صفات کا رنگ میں اپنے اُوپر چڑھاؤں میں صرف اس کا بندہ ہوں اور اس کی صفات میں میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کی صفت جو ہے اُس کے متعلق آیا ہے

## رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

اللہ تعالےٰ کو جو گالیاں دینے والے دھریہ ہیں خدا تعالےٰ نے اُن کو بھوکا نہیں مارا بلکہ قرآن کریم نے تو یہ کہا کہ اس دُنیا میں ہم ان کو بڑے مال دے دیتے ہیں کیونکہ جو روحانی اور دینی معاملات ہیں اُن کے فیصلے اور جزاء سزا کے احکام دوسری دنیا میں جاری کئے جاتے ہیں ویسے بعض حکمتوں کے مطابق، یہاں بھی جاری کئے جاتے ہیں لیکن عام اصول یہ ہے کہ یہاں نہیں بلکہ وہاں فیصلے ہوں گے لیکن جب ظلم آخری حد تک پہنچ جاتا ہے اور خدا کے بندوں پر انتہائی تکالیف نازل کی جاتی ہیں اس وقت خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور ربوبیت کے جلووں کی ایک جھلک جو آخری فیصلہ ہے اُس کی جھلک اس دُنیا میں بھی دکھا دیتا ہے لیکن جب تک ظلم اس حد تک نہ پہنچے اس کی۔ یہی سنت ہے۔ قرآن کریم نے یہی بیان فرمایا ہے۔ ہماری انسانی تاریخ نے یہی ریکارڈ کیا اور یہی محفوظ رکھا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت ہر دوسری چیز پر وسیع ہے اور اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سوائے اسکے ہمارا کوئی معبود نہیں اور اس کی صفات اپنے اندر پیدا کرینگے

## تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے حکم کے ماتحت

اس کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ کی رحمت وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ہے اس کے بندے کا بھی رحم کا سلوک وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ کے ماتحت ہونا چاہیئے اور کسی پر غصہ یا کسی کو دکھ پہنچانے کا خیال بھی ایک احمدی کے دماغ میں پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ کجا یہ کہ اُس کا ہاتھ دکھ پہنچانے لگے دماغ کو بھی اس گندے خیال سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک رکھنا ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس لئے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے مفہوم کو ہم سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ہمیں حاصل ہے اور خدا تعالیٰ کا عبد بننا، اس کیلئے اپنی اس دنیاوی ظاہری زندگی سے عملاً ہاتھ دھو بیٹھنا۔ فنا کے لبادہ کو اپنے اوپر اوڑھ لینا اور اُسی کے رنگ میں رنگین ہونا اور نفسانی رنگوں اور جذبات کو مٹا ڈالنا یہ ہو نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت نہ کی جائے۔

اس لئے چوتھے معنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جو ہمیں سمجھائے گئے وہ یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی ہمارا مطاع نہیں اس کے احکام اُس کے

## اوامر و نواہی پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے

کیونکہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کا رنگ ہم پر نہیں چڑھ سکتا۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ یہ لفظ ہمیں بتاتا ہے (اس سلسلہ میں میں بتا دیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا ہیں آپ نے کہا قرآن کریم (خُلُقُہُ الْقُرْاٰن) قرآن کریم کیا ہے؟ (یہ اب میں پوچھتا ہوں) اوامر و نواہی۔ یعنی احکام کا مجموعہ ہے۔ برکات کا مجموعہ اور احسان کا مجموعہ ہے۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن کریم سارے کا سارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جلوہ گر ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی قرآنی اخلاق سے مزین اور خوبصورت بنی ہوئی ہے اور ہمارے لئے وہ اُسوہ ہے اس لئے دوسرے جزو کی ضرورت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی کامل اتباع بندے نے کرنی ہو اُس کا پورا اور حقیقی فرمانبردار بننا ہو تو اُس کے فرمان کا علم ہونا چاہیئے۔ فرمانبردار تبھی بنے گا کہ جو اُس کا حکم ہے اُس کا پتہ ہو۔ اگر فرمانبردار ہم نے بننا ہے اور حقیقی فرمانبردار بننا ہے تو اس کے فرمان کا ہمیں علم ہونا چاہیئے۔ اور

## ساری دُنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کا فرمان لانے والے

حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو فرمان کے علم کیلئے فرمان لانے والے پر یقین ہونا چاہیئے کہ جو یہ کہہ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ احکام، یہ اوامر، یہ نواہی، یہ سبق اور زندگی کے مختلف شعبوں کے یہ اصول بیان کئے ہیں وہ سچا ہے۔ اُس کے بغیر تو آپ فرمان پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور نہ آپ اس کے بغیر اتباع کر سکتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کو اپنا مطاع بنا سکتے ہیں۔ پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نے تقاضا کیا کہ اُس عظیم اور جلیل القدر ہستی پر ہم ایمان لائیں۔ جو خدا تعالیٰ کی کامل شریعت اور کامل ہدایت دُنیا کی طرف لانے والا تھا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کلمہ طیبہ کا دوسرا حصہ

## مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہے اس میں دو ایمانوں کی طرف اشارہ ہے۔ خالی حکم انسان کو پوری طرح عمل کرنے کا اہل نہیں بناتا، جب تک کوئی نمونہ سامنے نہ ہو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں ہیں۔ اور دونوں بڑی پیاری حیثیتیں ہیں دونوں ہمیں آپ کا عاشق بنانے والی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کامل ہدایت اور شریعت لے کر آئے اور دوسرے یہ کہ ان احکام کی بجا آوری میں نوع انسانی کیلئے آپ ایک کامل نمونہ بنے۔ آپ اُسوۂ حسنہ تھے۔ آپ جیسا اُسوہ نہ پہلوں نے کبھی دیکھا نہ بعد میں کوئی دیکھ سکتا ہے۔ پس

## خالص اتباع کا کامل نمونہ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" یہ دونوں معنی ہمیں بتاتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نے تقاضا کیا کہ فرمان آئے گا۔ جب کامل بندہ بننا ہے اور خدا تعالیٰ کے اخلاق کے رنگ میں رنگین ہونا ہے تو ہمیں یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ خدا چاہتا کیا ہے؟ اس کا حکم کیا ہے۔ اس کا فرمان کیا ہے؟ اس واسطے فرمان لانے والے عظیم وجود پر ایمان لانا ضروری ہو گیا اور فرمان لانے والے کے عظیم اُسوۂ حسنہ پر ایمان اور اعتقاد اور یقین بھی ضروری ہو گیا اُس کے بغیر تو کوئی شخص اپنے محدود دائرۂ استعداد کے اندر روحانی ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نبوت اور صدیقیت اور دوسرے جو بزرگی کے القاب اور مقامات ہیں صرف وہ ہی نہیں بلکہ روحانیت کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ بھی

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیض کے بغیر

انسان حاصل نہیں کر سکتا اور یہی ایک حقیقت ہے۔ اس واسطے ہر شخص کیلئے خواہ وہ عالم ہو یا جاہل خواہ اُس کی روحانی استعداد بڑی ہو یا چھوٹی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ اسوہ ہیں جو اس کے دائرۂ استعداد میں اُس کی روحانیت کو ممکن کمال تک پہنچا سکے ("ممکن کمال" میں نے دائرہ کی وجہ سے کہا ہے۔ اُس اُسوہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔ پس میں نے بتایا ہے کہ یہ ہمارا عظیم کلمہ ہے جس کا ایک جزء لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرا جزو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور سوائے اللہ کے کوئی ہمارا مطلوب نہیں اور اس طلب میں (مطلوب کا مطلب ہے جس کے لئے طلب ہو) ہم نے اس کی معرفت حاصل کی اور اس معرفت کے نتیجہ میں ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہوئی اور اُس کی رضا کے حصول کی

## ایک بہت بڑی تڑپ

بھی پیدا ہوئی تا کہ اُس کا پیار ہمیں حاصل ہو۔ صرف یکطرفہ ہمارا پیار نہ رہے اس کا پیار بھی ہمیں حاصل ہو۔ اور اس کے پیار کے حصول کیلئے عبد بننا ضروری ہے۔ اس واسطے سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے اخلاق اور اس کی صفات کے رنگ میں انسان رنگین نہ ہو خدا تعالیٰ کا پیار انسان حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور پہلو سے اس کو بیان کیا ہے۔ ایک اور طریق سے آپ نے فرمایا ہے کہ وہ پاک ہے۔ اور جب تک تم پاک نہیں ہو گے اُس کی محبت کو پا نہیں سکتے۔ وہ تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ جب تک تم اور میں اس کے مطابق اخلاق اپنے اندر پیدا نہ کریں اُس کی محبت کو نہیں پا سکتے۔ وہ تمام کمزوریوں سے منزہ ہے جب تک ہم استغفار کی چادر میں لپٹ کر اُس کے فضل کے ساتھ اپنی بشری کمزوریوں کو چھپا نہ لیں اُس وقت تک ہم اُس کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتے اور عبد بننے کیلئے اُس کے فرمان کے سمجھنے کی ضرورت ہے بلکہ مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ اُس کے فرمان کی موجودگی کی ضرورت ہے اور وہ پاک وجود جو کامل شریعت اور ہدایت لایا اُس پر ایمان کی ضرورت ہے اور اُن احکام کے مطابق، ان اوامر و نواہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے
کیلئے ایک بہترین

## ایک اعلیٰ ترین نمونہ

کی ضرورت ہے جو ہمارے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں رکھا گیا۔ پس یہ دنیا جس میں دنیا کے لوگ بستے ہیں ایک اور دنیا ہے اور وہ دنیا جس میں احمدی بستے ہیں۔ وہ ایک اور ہی دنیا ہے اور احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے نفسانی جذبات کو بالکل فنا کر دیں۔ اور کسی صورت میں کسی حال میں غصہ اور طیش میں نہ آئیں۔ اور نفس بے قابو ہو کر وہ جوش نہ دکھلائے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔ بلکہ تواضع اور انکسار کی انتہاء کو پہنچ جائیں اور اپنی پیشانیاں ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر رکھے رہیں۔ عملاً اس

## مادی زندگی میں

یہ ممکن نہیں لیکن روحانی زندگی میں نہ صرف یہ کہ اس کا امکان ہے۔ بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے لوگ پیدا ہوئے جن کی پیشانی خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ زمین پر پڑی رہی اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے [illegible] انہیں نوازا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو تیرے عشاق بن جاتے ہیں۔ تو ہر دو عالم ان کو دے دیتا ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ایک شعر کے دو مصرعوں میں لفظوں کی تبدیلی کر کے عجیب شان پیدا کی ہے) جو تیرے عاشقِ حقیقی بن جائیں تو ہر دو جہاں ان کو دے دیتا ہے۔ لیکن جو خود کو تیرے غلام سمجھتے ہیں۔ وہ ان جہانوں کو لے کر کیا کریں؟ وہ تو تیرے در پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اسی میں خوش ہیں ہم بھی اُسی کے در پر پڑے ہوئے ہیں اور اسی میں خوش ہیں۔ اور سوائے اُس کے ہمارے دل میں کسی ہستی کی خشیت یا اُس کی محبت کے حصول کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے در پر ہی پڑا رہنے دے اور کبھی شیطانی وسوسہ ہمارے ماحول میں گھسنے نہ پائے کہ سب قدرتیں اُسی کو ہیں"۔

## "کلمہ طیبہ اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے کیونکہ ایک بڑی مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں اسلئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جاوے سچی نجات نہیں ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے صدق دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو مان لیا۔ وہ جنت میں داخل ہو گیا لوگ دھوکہ کھاتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بیکار اور نکمے ہو جاتے اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی ہے نہیں بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اسی میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل میں داخل ہو جاوے جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اسی زندگی میں وہ جنت میں ہوتا ہے"

(الحکم ۱۷ جنوری [illegible])

# فدیہ رمضان اور نظارت خدمت درویشان

رمضان کا مبارک مہینہ اپنی برکات و فیوض کے ساتھ ۱۸ ستمبر ۷۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جنہیں رب کریم نے ہمت اور طاقت دے رکھی ہے وہ ایک مرتبہ پھر اپنے آقا و مولیٰ کی رضا کے حصول کے لئے حکم خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس مبارک ماہ کی برکتوں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو احباب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ ارشادِ الٰہی کے تحت ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کر لیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخیٔ رزق سے بھی نوازا ہوا ہے تو ان ایام میں بطور فدیۃ الصیام ایک مسکین کو کھانا بھی کھلاتے رہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور سے مزید اجر کے مستحق ہونگے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیہ رمضان (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) نظارت خدمتِ درویشان کے ذریعہ مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشان کے نام جلد بھجوا دیں۔ تاکہ نظارت اپنے نظام کے تحت بروقت تقسیم کر سکے۔

ناظر خدمتِ درویشان

# معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن مخلصین کو مسجد احمدیہ زیورک کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۴۶۳۔ مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ [illegible] دین مرحوم ـــ ۳۲۵
۴۶۴۔ مکرم مرزا احمد صدیق بیگ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ معہ اہلیہ نعیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ ـــ ۳۰۰
۴۶۵۔ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز چنیوٹ منجانب مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ـــ ۳۲۵
۴۶۶۔ " " " چنیوٹ منجانب مکرم چوہدری علی حسین صاحب مرحوم ـــ ۳۲۵
۴۶۷۔ " " " منجانب مکرم چوہدری عمر دین صاحب مرحوم ـــ ۳۲۵
۴۶۸۔ " " " منجانب عزیز محمد شفیع صاحب ـــ ۳۲۵
۴۶۹ مکرم نثار احمد خان صاحب [illegible] گلبرگ لاہور۔ ـــ ۴۰۰
۴۷۰ مکرم حضرت راجہ علی محمد صاحب مرحوم کینال پارک لاہور۔ ـــ ۱۰۰۰

(نوٹ: محترم راجہ صاحب نے اپنی زندگی میں اس رقم کی ادائیگی فرما دی تھی)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

# ادبار سے بچنے کا طریق

اگر ہم چاہتے ہیں کہ قعرِ مذلت میں گرنے سے محفوظ رہیں تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کو حرزِ جان بنائیں۔ خود بھی اس کے نور سے منور ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی اس نعمت سے حصہ دلانے میں غفلت نہ برتیں۔ ایک طریق اس نعمت سے متمتع ہونے کا یہ ہے کہ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانوں میں آپ پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


**حبوب اٹھرا** اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۴ روپے **دوائی فضل الٰہی** اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے **زدجام عشق** طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**


تقریباً پندرہ دن کے بعد ایک آدھ دفعہ ری ایکشن ہوجاتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین ؎

۴ رشید احمدؐ کارخانہ بھائیوں والا اوکاڑہ حال لاہور چھاؤنی


**ھُوالشّافی**

**بواسیر PILES**

کی مشہور دوا "پائلز کیور" PILES CURE

کے تجربہ کے بعد جناب محمد طارق خان صاحب کینٹ ایگزیکٹو آفیسر منگلا کینٹ تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ مجھے ایک کورس نہیں بلکہ پانچ کورس بھیج دیں کیونکہ میں بقایا کورس اور لوگوں کو دیدونگا جو کہ اس مصیبت سے نجات پاکر آپکو اور مجھے دعا دینگے"۔ قیمت فی کورس دس روپے۔ نمونہ خوراک مفت

**ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷**



**حب اکسیر البدن**

دماغی، اعصابی اور جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کے درد اور کثرت پیشاب میں مفید ہیں۔ معدہ کو طاقت دیکر بھوک بڑھاتی ہیں۔ قیمت دس روپے۔

**المنار دواخانہ ربوہ**



**دانت**

نکلواکر بھی آرام نہیں آیا؟ کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریا سے اور کریز کی وجہ اینٹی کیریز سے دور ہوجاتی ہے۔

**ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی**

گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ پرڈکشن ۶۰۷


## درخواستہائے دعا

● میرے محترم خالو صاحب الحاج ملک عطاء محمد صاحب آف کوئٹہ کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن کامیاب ہونے اور جلد صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

دوسرے میری بڑی خالہ صاحبہ الحاجہ محمودہ آصفہ صاحبہ بھی بعض عوارض سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوتی جارہی ہے۔

ہر دو کی صحت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ولی الرحمان ندیم سنوری)

● خاکسار ڈیڑھ سال سے پیٹ کی انتڑیوں کی شدید مرض میں مبتلا چلا آرہا ہے۔ اب مرض میں پہلے سے بہت کمی آرہی ہے مگر اچھی طرح صحت نہیں۔


**پیور الف ل ف ٹانک**

غذائیت و بدن بناتا اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرتا ہے قیمت ۴/- ڈاک سے ۵/۵۰

**شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ**



جدید فیشن کے مطابق

سونے اور چاندی کے خوشنمائی سیٹ و برتن کے لئے

**فرحت علی جیولرز** کمرشل بلڈنگ مال روڈ **لاہور**

فون ۵۲۶۲۳



## سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا ۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| **دوائی خاص**<br>زنانہ امراض کا واحد علاج<br>دس روپے | پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔<br>زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے | **زدجام عشق**<br>طاقت کی لاثانی دوا<br>ساٹھ گولی پچیس روپے |
| **حب مفید النساء**<br>عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا<br>ایکماہ خوراک پانچ روپے | قدیمی ❊ اوّلین ❊ شہرہ آفاق<br>**حب اٹھرا رجسٹرڈ**<br>مکمل کورس بیس روپے | **اولادِ نرینہ**<br>مجرب دوا<br>فی کورس پچیس روپے |
| **حب مسان**<br>سوکھے کی مجرب دوا<br>فی شیشی پانچ روپے | **ہمارا اصول**<br>● صاف ستھرے اجزاء ● دیانتدارانہ دواسازی<br>● عمدہ پیکنگ ● غریبانہ قیمت ● مخلصانہ مشورہ<br>اور<br>اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں | **تریاقِ خاص**<br>نوجوانوں کی صحت کا نگہبان<br>دس روپے |
| **شہزین**<br>خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے | | **معین الصحت**<br>تپ، کھانسی، پرانی بیماری اور بیماری کے بعد ... علاج بسیار روزہ کی خوراک ... |
| **تسہیلِ ولادت**<br>پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا۔ تین روپے | **مقوی دماغ گولیاں**<br>ذہنی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون فی شیشی دس روپے | **مقوی انت منجن**<br>دانتوں کی عمارت صحت بڑھانے کیلئے۔ فی شیشی ایک روپیہ |

**حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ**

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون ۶۳۸: ٹنڈ و محمد خان



**پاک ٹمبر** ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ **لاہور**

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

**الائیڈ سائنٹیفک سٹور** فون ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!



**تریاق اٹھرا** اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ روپے۔ **نورِ نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس ۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور، خوبصورتی اور زینت رکھتا ہے

## ہر وہ پاک اعتقاد یا عملِ صالح جو تقویٰ کے نور میں لپٹا ہوا نہیں وہ ردّ ہونے کے قابل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء میں فرمایا:-

"جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔

اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے" (آئینہ کمالات اسلام) ہر وہ پاک اعتقاد یا عملِ صالح جو نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا نہیں وہ ردّ ہونے کے قابل ہے اور ردّ کر دیا جاتا ہے لیکن جب انسان کا قول اور فعل تقویٰ کے نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ کو وہ بڑا ہی پیارا اور محبوب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تشریح بھی کی ہے آپ ہی کے الفاظ میں اس مضمون سے متعلق ایک چھوٹا سا اقتباس مَیں نے لیا ہے جو یہاں بیان کرتا ہوں۔ آئینہ کمالاتِ اسلام میں ہی آپ فرماتے ہیں:-

"اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا (ایک فرقان تمہیں عطا کرے گا) وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷)

تو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ یہ اسی حقیقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ہر وہ عمل جو تقویٰ کی جڑ سے نہیں نکلا، جو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ نہیں، جو تقویٰ کے نور کے ہالہ میں روحانی زینت نہیں رکھتا وہ ردّ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا کرتا ہے اس کی ساری زندگی کو، اس کے سارے افعال کو، اس کے سارے اقوال کو، اس کی ساری حرکات اور سکنات کو وہ نور عطا کرتا ہے جس نور سے ایسا متقی غیروں سے علیحدہ ہوتا اور ایک خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو ایک اور رنگ میں بھی بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ دراصل روحانی خوبصورتی نام ہے (اور خوبصورت سے ہماری مراد ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں خوبصورت ہو) خوبصورت افعال اور خوبصورت اعمال کا۔ یعنی جب تک ہمارے اقوال اور ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں روحانی خوبصورتی پانے والے نہ ہوں دعویٰ خواہ کوئی انسان کتنا ہی کرتا رہے وہ خوبصورت نہیں ہوا کرتے۔"

(الفضل ۹ اپریل ۱۹۶۸ء صفحہ ۴)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

## لجنات کے لئے ضروری اطلاع

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع جو ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو منعقد ہو رہا تھا اب اِس سال منعقد نہیں ہوگا۔ عہدیداران لجنات یہ امر نوٹ فرما لیں اور تمام ممبراتِ لجنہ کو اِس سے آگاہ فرما دیں، نیز آخر اکتوبر تک سالانہ رپورٹ مکمل بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## اعلانِ نکاح

راولپنڈی — ۲۲ ستمبر ۱۹۷۲ء کو نمازِ عشاء سے قبل مسجد نور راولپنڈی میں مربی سلسلہ مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے نے عزیزم شیخ انعام الٰہی صاحب ابن برادرم شیخ محبوب الٰہی صاحب آف ستھکم سیمنٹ انڈسٹریز کا نکاح عزیزہ بشریٰ مبارک کاہلوں بنت چوہدری مبارک احمد صاحب ریسرچ آفیسر حال پشاور یونیورسٹی کے ساتھ گیارہ ہزار (۱۱۰۰۰/-) روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام دعا کریں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ برکت ہو اور عزیزم انعام الٰہی صاحب کا بیرونِ ملک سفر خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

(خواجہ عبدالغفار ڈار سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ راولپنڈی)

## دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے احبابِ جماعت کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ میری نانی جان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ احمدی اہلیہ حضرت بابو محمد وزیر خان غوری رضی اللہ عنہ اوورسیئر (قادیان) مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۷۲ء بمطابق ۱۶ رمضان المبارک وفات پا گئی ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ ۲۴ ستمبر کو بعد نماز عصر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد نانی جان محترمہ کو جو موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ پر اپنے انوار کی بارش برسائے اور انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپتے ہوئے جنّت الفردوس میں جگہ دے۔ (محمد جلیل الرحمٰن جمیل۔ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ)

## دعائے نعم البدل

میرے لڑکے سلیم احمد خالد چارج مین کلوونگ فیکٹری کا چھوٹا بیٹا فرحان خالد بعمر ایک سال ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء کو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہو گیا۔ بڑا ہی پیارا اور خوبصورت اور ہوشیار بچہ تھا۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو صبر عنایت فرمائے۔

(عبدالرحمٰن شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

## درخواستِ دعا

محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتِ احمدیہ لائل پور کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت اِن ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم شیخ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔

آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴